سوال

(251) بدعت آمیز عمل ناقابل قبول ہوتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَن عَمِلَ عملاً لَيسَ عَلَيهِ أمرُنا فهُوَرَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے حکم کے مطابق نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

کیا بدعتی کا وہی عمل غیر مقبول ہوتا ہے جو بدعت ہے یا (اس کی وجہ سے) اس کے تمام اعمال غیر مقبول ہوجاتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بدعتیں کئی طرح کی ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو دین کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہیں، کچھ وہ ہیں جن کا تعلق عباد کے طریق ادائیگی سے ہے، یا دین میں کسی غیر مقبول ہوجاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَدِمنا إِلىٰ ما عَمِلوا مِن عَمَلٍ فَجَعَلنـٰهُ هَباءً مَنثورًا

''ہم ان عملوں کی طرف آئیں گے جو انہوں نے کئے اور انہیں بکھرا ہوا غبار بنادیں گے۔'' (الفرقان: ۲۳/۲۴)

اگر بدعت کا تعلق عبادت کی کیفیت سے ہو مثلاً اجتماعی طور پر ذکر، تکبیرات اور تلبیہ ادا کرنا، یا بدعت اس قسم کی ہو کہ دین میں ایک نیا کام شروع کردیا جائے جو شریعت میں موجود نہیں مثلاً میلا منانا، تو یہ عمل مردود اور ناقابل قبول ہوگا۔

کیونکہ صحیحین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مروی ہے:

((مَن أَحدَثَ فِي أَمرِنا هٰذا ما لَيسَ مِنهُ فهُوَرَدٌّ))

''جس نے ہمارے اس دین میں ایسا نیا کام نکالا جو اس میں سے نہیں ہے تو یہ مردود ہے۔''

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ، رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ 290

محدث فتویٰ